

26113-ملازم کی تنوہ کی زکاۃ

سوال

میں ملازم ہوں اور میری تنوہ دوہزار روپیہ ماہانہ ہے، ساری فیملی مجھ پر ہی اعتماد کرتی ہے اور میں سارا خرچ اپنی تنوہ سے دیتا ہوں، میری ایک بیوی اور بیٹی اور مام باپ، اور بہنیں ہیں جن کا میں خرچ برداشت کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ :

میں اپنے ماں کی زکاۃ کس طرح دوں، میری آمدن صرف تنوہ ہے، لیکن یہ ساری تنوہ فیملی کے خرچ میں صرف ہو جاتی ہے اس لیے میں زکاۃ کب دوں؟
بعض لوگ کہتے ہیں کہ تنوہ فصل کی طرح ہے اور اس میں سال کی اعتبار نہیں بلکہ جب تنوہ ملے اسی وقت زکاۃ لازم ہو جاتی ہے؟

پسندیدہ جواب

جس شخص کی ماہانہ تنوہ ہو اور وہ اسے صرف کر دیتا ہو، اور تنوہ میں کچھ نہ بچے اس طرح کہ مینے کے آخر تک اس کی ساری رقم ختم ہو چکی ہو تو اس پر زکاۃ لازم نہیں، کیونکہ زکاۃ کے لیے سال مکمل ہونا ضروری ہے (یعنی نصاب پر سال مکمل ہونا ضروری ہے)۔

اس بناء پر سائل پر زکاۃ واجب نہیں، لیکن اگر اس نے کچھ رقم جمع کر کھی ہو اور وہ نصاب کو بچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو گیا ہو تو پھر زکاۃ ہو گی۔

اور جس نے آپ کو یہ کہا ہے کہ تنوہ کی زکاۃ فصل کی طرح ہے، اس کے لیے سال مکمل ہونے کی شرط نہیں اس کی بات غلط ہے اور صحیح نہیں۔

جبکہ اکثر لوگ اس وقت تنوہ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اس لیے بہتر ہے کہ تنوہ کی زکاۃ نکالنے کا طریقہ بیان کر دیا جائے۔

ملازم کی تنوہ کی زکاۃ

ملازم کی تنوہ کے ساتھ دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

وہ ساری تنوہ صرف کر دے اور اس میں سے کچھ بھی جمع نہ کرتا ہو تو اس پر کوئی زکاۃ نہیں، جیسا کہ سوال کرنے والے کی حالت ہے۔

دوسری حالت :

وہ تنوہ میں سے کچھ نہ کچھ رقم جمع کرتا ہو، بعض اوقات کم اور بعض اوقات زیادہ رقم بچا کر رکھتا ہو، تو اس حالت میں اس کی زکاۃ کا حساب کیا ہو گا؟

جواب :

"اگر وہ اس کے حق کی تہذیب تک پہنچنے کا حریص ہے، اور وہ صرف اتنی زکاۃ ہی مسکھنے کو دینا چاہتا ہے جو اس کے مال میں واجب ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے حساب کتاب کا ایک شیڈول بنائے جس میں اس طرح کی ساری آمدن کی ملکیت کے سال کی ابتداء ظاہر کرے، اور پھر وہ ہر ماں پر جیسے ہی اس کا سال مکمل ہو اس کی علیحدہ زکاۃ ادا کرے۔"

اور اگر وہ اس کام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ درگزرا اور فیضی کا راستہ اختیار کرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مسکین کو ترجیح دیئے پر اس کا دل راضی ہو؛ تو اپنی ملکیت میں ساری نقدی کی زکاۃ اسی وقت ادا کر دے جب پہلے مال کے نصاب پر سال مکمل ہوتا ہو، اور اس میں اجر و ثواب بھی زیادہ ہے، اور درجات کی بلندی ہے، اور پھر راحت بھی، اور فقراء و مسکین اور باقی مصارف زکاۃ کے حقوق کا بھی خیال ہے، اور اس سے جو زیادہ ہو وہ اس کی زکاۃ شمار ہو گی جس کا بھی سال بھی پورا نہیں ہوا اس کی زکاۃ پہلے ہی ادا ہو جائے گی "انتہی"

ماخذ از: فتاویٰ الجعفری الدانیۃ للجعفریۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (280/9).

اس کی مثال یہ ہے: ایک شخص نے محرم کی تنوہاںی اور اس میں سے ایک ہزار بیال جمع کر لیے، پھر صفر کی تنوہاں میں سے اور اسی طرح باقی مہینوں کی تنوہاں بھی... توجہ دوسرے برس محرم کا مہینہ آئے گا تو وہ ساری رقم گن کر اس کی زکاۃ ادا کرے گا۔

واللہ اعلم.